

## 2 حقیقی پیداوار کا شعبہ

مالی سال 10ء کے ابتدائی مہینوں کے اعداد و شمار سے اس نقطہ نظر کو تقویت ملتی ہے کہ بیرونی طلب کی بحالی کے ساتھ ساتھ ملکی فروخت میں مضبوطی آئی ہے جس سے معاشی بحالی کو پیش رفت میں مدد مل رہی ہے۔ امریکہ اور یورپی ممالک کی معیشت کو تحریک دینے کی پالیسیوں سے بیرونی طلب میں اضافہ ہوا جس سے برآمدات کی نمو میں بتدریج بہتری آئی ہے۔ ملکی طلب کی بحالی میں کئی عوامل شامل ہیں جیسے زری اور مالیاتی پالیسیوں کو ہم آہنگ بنانا اور پیشتر زرعی ایشیا کی بہتر قیمتوں کے باعث دبئی آمدنیوں میں اضافہ۔ اس کے علاوہ خام مال کی ضروریات میں اضافے سے طلب کی بحالی میں پائیداری کی عکاسی ہوتی ہے۔ خصوصاً رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں اہم خام مال کی طلب میں اضافہ دیکھا گیا تھا اور مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی میں ملکی توانائی کی ضروریات، خام مال کی درآمدات اور بینکوں کے قرضوں میں تیزی سے اضافہ ہوا (دیکھئے جدول 2.1)۔

جدول 2.1: مجموعی طلب کے اظہار									
سال 10ء		سال 09ء		سال 10ء		سال 09ء		سال 10ء	
دوسری سہ ماہی		پہلی سہ ماہی		دوسری سہ ماہی		پہلی سہ ماہی		دوسری سہ ماہی	
م	م	م	م	م	م	م	م	م	م
24.8	3.7	-3.9	3.0	9.3	-12.1	-6.5	1.8	24.8	3.7
7.6	-33.3	-34.9	6.1	21.5	3.9	25.0	-2.3	7.6	-33.3
-56.2	16.3	-57.8	-11.5	13.4	-21.0	36.3	-24.1	-56.2	16.3
11.6	-6.5	-12.0	9.3	6.8	-9.3	-7.4	-1.1	11.6	-6.5
5.4	-10.6	-29.1	32.8	-6.6	-5.4	-2.9	-7.0	5.4	-10.6
18.0	9.8	24.5	11.1	3.9	-4.6	1.9	-4.0	18.0	9.8
60.9	-43.7	62.2	-12.8	6.1	-10.5	-8.1	-6.2	60.9	-43.7
7.0	3.8	-2.6	3.1	10.0	-12.7	11.1	-14.6	7.0	3.8
8.0	-36.5	-29.8	59.3	55.2	-28.2	24.6	-19.9	8.0	-36.5

ماخذ: 1 اوس، 2 ایس، 3 ایس اور ایس این جی بی ایل، 3 واپڈا، 4 ایف بی ایس (جولائی تا نومبر مدت کے لیے)، 5 پی ای ایم اے، 6 پی ای ایم اے، 7 پاکستان اسٹیل مل

مجموعی طلب کی یہ جانچ صنعتی شعبے میں معمولی بحالی سے ہم آہنگ ہے۔ خاص طور پر بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کے ذیلی شعبے میں جولائی تا جنوری مالی سال 10ء میں 2.3 فیصد کی تیز نمو ہوئی جبکہ گذشتہ مالی سال کے اسی عرصے کے دوران اس میں 5.0 فیصد کمی ہوئی تھی۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی میں بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں ہونے والی 4.0 فیصد کی نمو گذشتہ سات سہ ماہیوں میں سب سے زیادہ ہے۔ تعمیراتی سامان کی کم قیمتوں اور بلند مالیاتی اخراجات کے باعث تعمیرات کے شعبے میں بھی بحالی دیکھی گئی۔ تاہم سیکورٹی کی خراب صورت حال کے ساتھ ساتھ تیل اور گیس کے کنوؤں میں قدرتی کمی کے باعث کان کنی کی سرگرمیاں بحال نہیں ہو سکیں۔

مالی سال 10ء کی دوسری ششماہی میں صنعتی شعبے میں بحالی کی رفتار کم رہنے کا امکان ہے کیونکہ ملکی توانائی میں عدم توازن پیداواری عمل میں رکاوٹ کا باعث ہوگا۔ بجلی کے شعبے میں سرمایہ کاری میں معتدل اضافے سے اس کی موجودہ گنجائش مضبوط بحالی کے لیے ناکافی ہوگی۔ مزید برآں حالیہ برسوں میں گیس کی فراہمی کی دشواریاں صنعتی اکائیوں کے لیے اکثر گیس کی عدم دستیابی کا باعث بنی ہیں۔ اسی طرح گردش قرضوں کے مسائل کی وجہ سے مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی میں پیٹرولیم مصنوعات کی مقامی پیداوار میں تیزی سے کمی آئی جس کے باعث درآمدات پر انحصار بڑھا ہے۔

حالیہ مہینوں میں اجناس کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتیں مقامی پیدا کنندگان کے لیے ایک اور چیلنج ہے جن کو توانائی کی اہم ایشیا (بجلی اور گیس)، صنعتی دھاتوں اور کھاد کی مقامی قیمتوں میں پہلے ہی منتقل کیا جا چکا ہے۔ نتیجتاً نومبر 2009ء میں ملکی گرانٹی میں اضافے کا معکوس رجحان دیکھا گیا اور گرانٹی پھر آہستہ آہستہ بڑھنے لگی۔ مزید برآں مالی سال 10ء دسمبر تا جنوری کے دوران درآمدی طلب میں اضافے اور تیل کی ادائیگیاں اسٹیٹ بینک سے بین البینک منڈی منتقل کرنے کے باعث شرح مبادلہ پر خاصا دباؤ پڑا جس سے ایشیا کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کا اثر مزید بڑھ گیا۔

اسٹیٹ بینک کی بڑھتی ہوئی گرانٹی پر تشویش ان چند عوامل میں سے ایک تھی جس کے باعث زری پالیسی کمیٹی نے ڈسکاؤنٹ ریٹ میں تبدیلی نہ لانے کا فیصلہ کیا۔ مزید برآں صنعتی بحالی کے لیے اہم مشکلات کا ادراک کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے اپنی پہلے کی پیش گوئیوں کو برقرار رکھا جس کے مطابق مالی سال 10ء میں حقیقی جی ڈی پی 2.5 فیصد تا 3.5 فیصد کے درمیان رہنے کی توقع ہے۔ اس پیش گوئی میں صنعتی شعبے کے علاوہ مالیات و بیمہ اور نظم عامہ اور دفاع کی مدد سے مالی سال 10ء میں شعبہ خدمات میں بھی بہتری کی توقع شامل ہے۔ مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی میں ایشیا سازی اور درآمدات میں بہتر نمونے سے تھوک و خردہ تجارت کی سرگرمیوں کو فائدہ پہنچنے کا امکان ہے۔ اگر زری نمونہ کمزور نہ ہوتی تو جی ڈی پی کے تخمینے میں اضافہ ہو سکتا تھا۔ خصوصاً مالی سال 10ء میں چاول اور گنے کی کم پیداوار اور گندم کی کاشت میں متوقع کم نمونے کے باعث کپاس کی بلند پیداوار کا زیادہ تر فائدہ زائل ہو گیا۔

## 2.1 شعبہ زراعت کی کارکردگی

زری شعبے کے امکانات گذشتہ سال کی بلند نمونے کے برخلاف زیادہ اچھے نہیں۔ مالی سال 10ء میں دو اہم فصلوں خریف (چاول اور گنا) اور گندم کی کاشت میں متوقع کمی سے ان میں منفی نمونہ دیکھی گئی جس سے شعبے کی کمزور نمونے کی عکاسی ہوتی ہے۔ اگرچہ مالی سال 10ء خریف میں کپاس کی پیداوار میں 5.3 فیصد اضافہ ہوا تاہم دیگر اہم فصلوں کی پیداوار میں کمی کے باعث اس کا زیادہ تر اثر زائل ہو گیا (دیکھئے جدول 2.2)۔ اہم فصلوں کے زیر کاشت رقبے اور کارکردگی میں کمی کا باعث بننے والے عوامل یہ ہیں: (الف) پانی کی کمی اور (ب) گذشتہ موسم میں چاول اور گنے کی کم قیمت کا حصول۔

اہم فصلوں کے زیر کاشت رقبے میں کمی، مقامی نجی بینکوں کی محتاط قرض گاری اور غیر فارمی شعبے میں قرضوں کی طلب کمزور ہونے کے باعث مالی سال 10ء جولائی تا جنوری کے دوران زری قرضوں کی تقسیم سست روی کا شکار رہی۔ مثبت پہلو یہ تھا کہ مالی سال 09ء میں کھاد کی نسبتاً کم قیمت اور بلند فارمی آمدنی کی وجہ سے کاشتکاروں نے کھاد کا زیادہ استعمال کیا۔ اس کے علاوہ مالی سال 10ء میں گندم کی عالمی قیمت میں نمایاں کمی کے

جدول 2.2: ہوی فصلوں کی کارکردگی					
زیر کاشت رقبہ (ہزار ہیکٹر)					
فیصد تبدیلی	م 10ء	م 10ء	م 09ء	م 08ء	
کپاس	3,040	3,200	2,850	3,055	6.7
گنا	952	1,106	1,029	1,241	-7.5
چاول	2,854	2,526	2,963	2,516	-3.7
گندم	8,873	9,045	9,045	8,550	-1.9
چنا	-	1,022	1,092	1,107	-
مکئی	971	1,039	1,062	1,037	-8.6
پیداوار (000 ٹن، کپاس 000 گانٹوں میں، فی گانٹہ 170.09 کلوگرام)					
کپاس	12,700*	13,360	12,060	11,655	5.3
گنا	48,622	56,527	50,045	63,920	-2.8
چاول	6,377	5,949	6,954	5,561	-8.3
گندم	-	25,000	24,032	20,959	-
چنا	-	749	760	475	-
مکئی	3,344	3,414	3,548	3,109	-5.7
یافت: کلوگرام فی ہیکٹر					
کپاس	711	710	720	649	-1.3
گنا	51,074	51,109	48,635	51,507	5
چاول	2,234	2,355	2,347	2,210	-4.8
گندم	-	2,764	2,657	2,451	-
چنا	-	733	696	429	-
مکئی	3,444	3,410	3,341	2,998	3.1
ع: عبوری ہ: ہدف ت: تخمینہ *710 کلوگرام یافتہ فی ہیکٹر کے امکانات کی پیش گوئی *پاکستان سینٹرل کائونسل ماخذ: وزارت خوراک، زراعت و گلہ بانی					

باوجود گندم کی سرکاری امدادی قیمت بلند سطح پر برقرار رکھے جانے کی وجہ سے بھی کھاد کے استعمال میں اضافہ ہوا۔<sup>1</sup>

## فصلی شعبہ

### کپاس

مالی سال 10ء مسلسل دوسرا سال ہے جس میں کپاس کی کاشت میں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ مالی سال 10ء کے لیے کپاس کا ابتدائی پست تخمینہ پنجاب کی صورتحال کو دیکھتے ہوئے لگایا گیا تھا تاہم سندھ میں 50 فیصد کی مضبوط نمو سے کپاس کی مجموعی کاشت 12.7 ملین گانٹھیں ہو گئی (دیکھئے جدول 2.3)۔<sup>2</sup> مالی سال 10ء میں پنجاب میں رقبے میں اضافے (6.7 فیصد) کے باوجود کپاس کی پیداوار میں 8.2 فیصد کمی آئی۔ پیداوار میں کمی کی وجہ سے شدید قسم کا وائرس کا حملہ تھا۔

سندھ میں کپاس کی پیداوار کی غیر معمولی نمو کی وجوہات یہ تھیں: (1) زیر کاشت رقبے میں اضافہ، (2) بی ٹی کپاس کی زیادہ کاشت، (3) سازگار موسم، کم بارشیں اور مطلوبہ درجہ حرارت، (4) کسی اہم بیماری یا کیڑوں کے حملے (میلی بگ کا حملہ) کا واقعہ نہ ہونا اور (5) اور پختائی کے موسم میں توسیع۔

گذشتہ سال ملنے والی کم قیمتوں کے باعث چاول اور گنے کے کاشتکار کپاس کاشت کرنے لگے اور مالی سال 10ء میں کپاس کے زیر کاشت رقبے میں 6.7 فیصد اضافہ ہوا۔ مالی سال 10ء میں کپاس کی پیداوار میں بحالی خوش آئند ہے لیکن اس اضافے کے باوجود واپس مالی سال اس کی پیداوار مالی سال 05ء کی 14.3 ملین گانٹھوں کی ریکارڈ پیداوار سے کم ہے۔ کپاس کی ملکی ضروریات تقریباً 16.0 ملین گانٹھیں ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کو بقیہ مقدار درآمد کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

<sup>1</sup> 1 اکتوبر 2009ء میں ڈی اے پی کی قیمتوں میں 52.6 فیصد سال بسال کی اور گندم کی عالمی قیمتوں میں 16.2 فیصد سال بسال کی واقع ہوئی۔  
<sup>2</sup> مالی سال 10ء میں کپاس کی پختائی کی مدت میں توسیع سے پیداوار میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

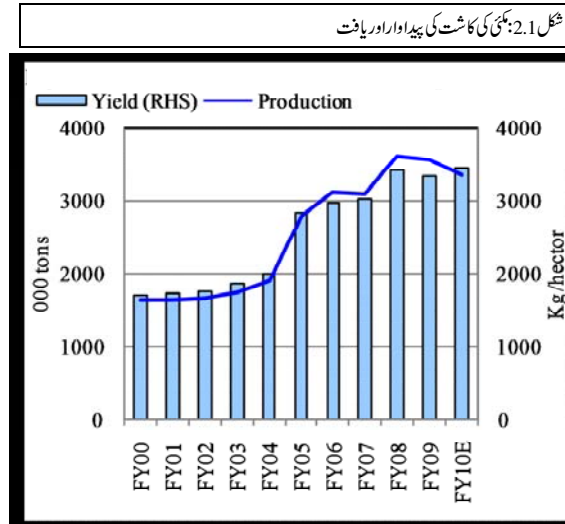
جدول 2.3: صوبے کے لحاظ سے کپاس کی کاشت ہزار گانٹھیں			
مالی سال 10ء	مالی سال 09ء	مالی سال 08ء	
8400	9160	9062	پنجاب
4200	2800	2536	سندھ
100	99	57	بلوچستان
0.5	1.0	0.5	سرحد
12700.5	12060.0	11655.5	کل

### چاول

مالی سال 10ء میں چاول کی پیداوار گزشتہ مالی سال کے مقابلے میں 8.3 فیصد کم ہو کر 6.4 ملین ٹن ہو گئی تاہم یہ اب بھی رواں سال کے ہدف سے زیادہ تھی۔ گزشتہ موسم میں قیمتوں میں تیزی سے کمی کے باعث چاول کے زیر کاشت رقبے اور پیداوار میں کمی کا پہلے ہی خدشہ تھا۔

تاہم معلوم ہوتا ہے کہ مالی سال 09ء میں حکومت کی مدد کی بنا پر چاول کی فصل پر کٹشش بن گئی۔ بھارت اور فلپائن میں قلت کے باعث چاول کی عالمی قیمتوں میں حالیہ اضافہ آنے والے خریف موسم (اپریل 2010ء) میں چاول کی پیداوار کے لیے کاشتکاروں کو ترغیب دینے میں مددگار ہوگا۔

### مکئی



مالی سال 10ء میں زیر کاشت رقبے میں کمی کی وجہ سے مکئی کی پیداوار میں 5.7 فیصد کمی واقع ہوئی۔ تاہم یہ بات اہم ہے کہ حالیہ برسوں میں مکئی کی کاشت اور ریافت سے نمایاں منافع حاصل ہوا ہے (دیکھئے شکل 2.1)۔ گندم اور چاول کے بعد مکئی تیسرا اہم ترین اناج ہے۔ مویشیوں اور مرغیوں کی خوراک کا بڑا حصہ اسی سے آتا ہے۔ حالیہ برسوں میں ملک میں مکئی کی طلب میں اضافہ ہوا ہے۔

### گندم

نومبر تا دسمبر 2009ء میں گندم کی بوائی کے دوران پانی کی قلت کے ساتھ بارشیں نہ ہونے کے باعث صورتحال مزید سنگین ہو گئی جس کے نتیجے میں مالی سال 10ء میں گندم کے زیر کاشت رقبے میں 1.9 فیصد سال بسال کمی واقع ہوئی۔ خصوصاً مالی سال 10ء میں بارانی علاقہ 18.4 فیصد کم ہو گیا<sup>3</sup> جبکہ گزشتہ سال اس میں 5.0 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ تاہم مالی سال 10ء میں نہری علاقوں میں گندم کی بوائی میں اچھی مراعات کے باعث 2.5 فیصد اضافہ ہوا۔ گندم کی کاشت کے تناظر میں مالی سال 10ء رینج میں اچھی کھاد کے استعمال اور فوری میں مناسب بارشوں کے باعث پیداوار میں بہتری آئی ہے۔ تاہم کم رقبے پر کاشت اور پانی کی قلت کے باعث مالی سال 10ء کے 25.0 ملین ٹن ہدف کے مقابلے میں گندم کی پیداوار خاصی کم رہنے کا امکان ہے۔

<sup>3</sup> یہ اعداد و شمار پنجاب اور سندھ کے ہیں۔ سرحد اور بلوچستان کے اعداد و شمار دستیاب نہیں۔

جدول 2.4: صوبہ وار گندم کی کاشت			
ملین ایکڑ			
صوبہ	مالی سال 08ء	مالی سال 10ء	فیصد تبدیلی
پنجاب	6.836	6.897	0.9
سندھ	1.031	1.021	-1.0
سرحد	0.769	0.665	-13.5
بلوچستان	0.409	0.290	-29.1
کل	9.045	8.873	-1.9
ت: تخمینہ			

رقبے کے تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 10ء میں پنجاب میں گندم کے زیر کاشت رقبے میں 0.9 فیصد اضافہ ہوا جو گذشتہ سال کے مطابق ہے (دیکھئے جدول 2.4)۔ اس کے برعکس سندھ میں آب پاشی کے لیے پانی کم دستیاب ہونے کے باعث گندم کے زیر کاشت رقبے میں 1.0 فیصد کمی واقع ہوئی۔ اسی طرح سرحد اور بلوچستان میں مالی سال 10ء کے دوران موسم سرما کی کم بارشوں کی وجہ سے زیر کاشت رقبہ کم ہوا ہے۔

اس کے علاوہ گندم کے زیر کاشت رقبے میں کمی چاول کی کٹائی اور گنے کی پکل کاری میں تاخیر اور کپاس کی کٹائی کے وقت میں توسیع کی وجہ سے بھی ہوئی کیونکہ ان اجناس کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں۔

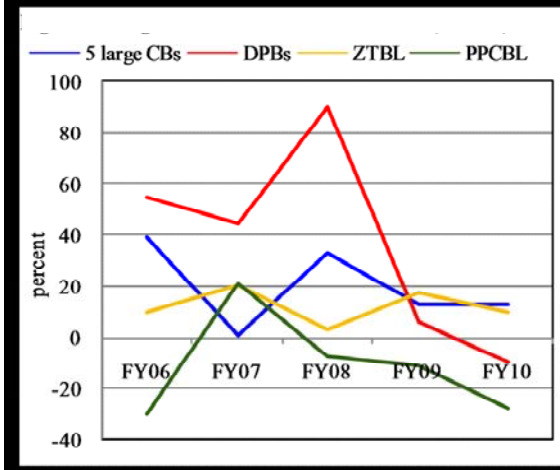
### چھوٹی فصلیں

مضبوط طلب اور بلند قیمتوں کے باعث کاشتکاروں نے چھوٹی فصلوں جیسے آلو، ٹماٹر، پیاز، مرچوں وغیرہ کے زیر کاشت رقبے اور پیداوار میں اضافہ کر دیا۔ گرم موسم زیادہ تر چھوٹی فصلوں کی قبل از وقت کٹائی میں مدد کرتا ہے۔ کچھ چھوٹی فصلوں جیسے پیاز کی کٹائی کو مضبوط بیرونی طلب سے فائدہ ہوا ہے کیونکہ بھارتی فصل خشک سالی کا شکار تھی۔ اسی لیے شاندار فصلوں کے باوجود مالی سال 10ء میں زیادہ تر چھوٹی فصلوں کی قیمتوں میں کمی نہیں ہوئی۔ ایک استثنا ٹماٹر تھا جس کی وافر مقدار میں فراہمی سے اس کی قیمت انتہائی کم ہو گئی اور کچھ کاشتکار اپنی لاگت کو بھی پورا کرنے کے قابل نہیں رہے۔ چنانچہ اگلے سال زیر کاشت رقبہ کم ہونے کا امکان ہے اور اس کے نتیجے میں رسد میں کمی قیمتوں میں اضافہ کر دے گی۔ دیہی علاقوں میں سرد خانوں، تیاری کے مراحل اور پیکنگ یونٹوں میں سرمایہ کاری کی جائے تو اس چکر کی شدت میں کمی لائی جاسکتی ہے۔ اس سے نہ صرف چھوٹی فصلوں کی قیمتوں میں استحکام آئے گا بلکہ دیہی علاقوں میں بے زمین کاشتکاروں کے لیے روزگار پیدا ہوگا۔

### زرعی قرضہ جات

جولائی تا جنوری مالی سال 10ء کے دوران زرعی قرضوں کی تقسیم کم ہو کر 6.3 فیصد ہو گئی جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران یہ 11.5 فیصد تھی۔ قرضوں کی تقسیم میں سست روی کی بڑی وجہ مقامی نجی بینکوں اور پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ کی طرف سے قرضوں میں کمی ہے (دیکھئے شکل 2.2)۔ زرعی قرضوں کی نمو کی رفتار کو متاثر کرنے والے عوامل یہ ہیں: (الف) زیر کاشت رقبے اور قرض گیروں دونوں کی مجموعی تعداد میں کمی، (ب) زرعی قرضوں میں غیر ادا شدہ قرضوں کا اضافہ خاص طور پر مقامی نجی بینکوں اور پانچ بڑے کمرشل بینکوں کے قرضوں میں (دیکھئے شکل 2.3)، اور (ج) مالی سال 09ء میں زیادہ تر زرعی پیداوار کی اچھی قیمتوں اور شاندار فصلوں کے باعث فارمی آمدنی میں بہتری۔ غیر ادا شدہ قرضوں کے بڑھنے کی وجہ سے مختلف اداروں کے قرض گاری کے برتاؤ سے ان کی ترجیحات ظاہر ہوتی ہیں۔ کمرشل بینکوں نے نقلی مدتی پیداوار

شکل 2.2: زرعی قرضوں کی تقسیم کی نمو (جولائی تا جنوری)

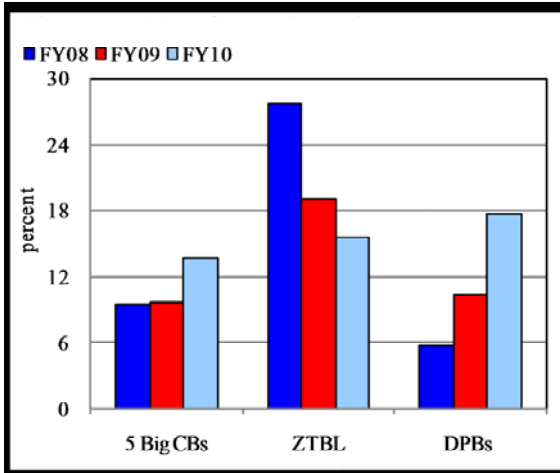


سے متعلق قرضوں میں بلند سرمایہ کاری میں توسیع کردی اور ترقیاتی قرضوں کے سلسلے میں محتاط ہو گئے جبکہ زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ نے وسط تا طویل مدتی ترقیاتی قرضوں پر زیادہ توجہ دی (دیکھئے شکل 2.4)۔ زرعی ترقیاتی بینک کی جانب سے ترقیاتی قرضوں میں 61.9 فیصد کی بلند نمو ہوئی ہے جو غالباً بے نظیر ٹریکیٹر اسکیم کے لیے ماکاری کے باعث ہے۔

جولائی تا جنوری مالی سال 10ء میں مقصد کے لحاظ سے قرض گاری میں کل پیداواری قرضے 8.5 فیصد بڑھے جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران ان میں 7.8 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ یہ بہتری بنیادی طور پر کمرشل بینکوں

کی وجہ سے ہے کیونکہ جولائی تا جنوری مالی سال 10ء کے دوران ان اداروں کے ترقیاتی قرضے 22.7 فیصد قرضے بڑھ گئے جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں 6.7 فیصد نمو ہوئی تھی۔ کھاد کی قیمت کم ہونے کے باعث اس کے زیادہ استعمال اور کاشتکاروں کے گندم کی بافت بڑھانے کی کوششوں کی وجہ سے پیداواری قرضوں میں اضافہ ہوا۔ تاہم جولائی تا جنوری مالی سال 10ء میں زرعی ترقیاتی بینک اور مقامی نجی بینکوں کے پیداواری قرضوں میں کمی آئی ہے جس کی بنیادی وجہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران ان اداروں کے قرضوں کی کمزور واپسی ہے۔

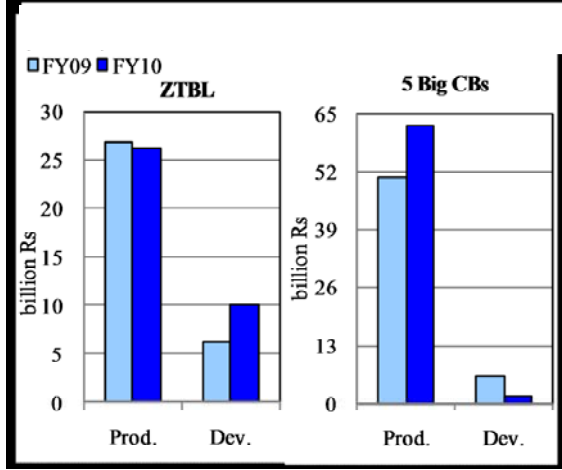
شکل 2.3: غیر ادا شدہ قرضوں کا تناسب اور واجب الادا قرضوں کا تناسب



پیداواری قرضوں کے برخلاف زرعی ترقیاتی بینک میں قرضوں کی صحت مند نمو کے باوجود جولائی تا جنوری مالی سال 10ء کے دوران ترقیاتی قرضوں میں 9.4 فیصد کمی واقع ہوئی جس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ کمرشل بینکوں اور مقامی نجی بینکوں کی جانب سے ترقیاتی قرضے کم دیے گئے۔

مالی سال 01ء تا 07ء کے دوران نمایاں تبدیلی کے بعد حالیہ برسوں میں زرعی قرضہ منڈی کی ساخت مستحکم نظر آنے لگی ہے۔ شاخوں کے وسیع نیٹ ورک کی وجہ سے پانچ بڑے کمرشل بینکوں کے حصوں میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے، تخصیصی بینکوں کا حصہ مستحکم ہوتا دکھائی دے رہا

شکل 2.4: زرعی قرضوں کی تقسیم میں نموبلحاظ مقصد (جولائی تا جنوری)



ہے تاہم مقامی نجی بینکوں کے حصے میں کچھ کمی آئی ہے (دیکھئے شکل 2.5)۔ ملکی اور بیرونی مضبوط طلب کے ساتھ ساتھ زرعی اجناس کی مناسب قیمتوں کے باعث زراعت میں سرمایہ کاری کے روشن امکانات سے آنے والے برسوں میں کمرشل بینکوں (بشمول مقامی نجی بینک) کے حصوں میں اضافے کی توقع ہے۔

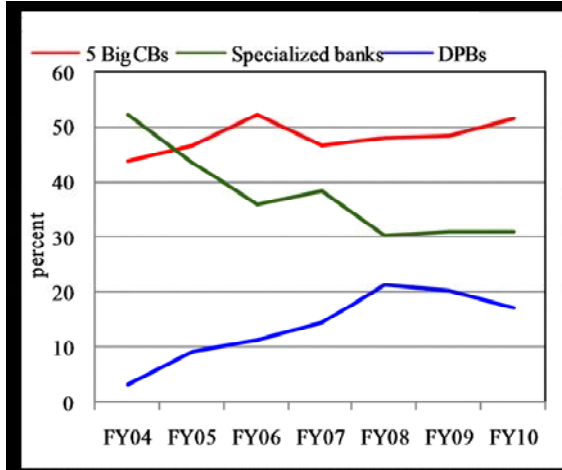
#### قرضوں کی شعبہ وار تقسیم

جولائی تا جنوری مالی سال 10ء کے دوران فاری شعبے کے زرعی قرضوں میں 6.7 فیصد اضافہ ہوا ہے جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت کے دوران یہ 4.6 فیصد بڑھ تھے۔ فاری قرضوں میں آنے والی بہتری معاش اور بالائے

معاش زمروں کے باعث ہے۔ گذراوقات گروپ (جن کا فاری شعبے کے کل قرضہ جات میں حصہ 60 فیصد ہے) اپنے وسائل پر زیادہ انحصار کرتا ہے جس کی وجہ مالی سال 09ء کی زیادہ فاری آمدنی ہے اسی لیے اس گروپ میں قرضوں کی نمو کم ہوئی ہے۔

جولائی تا جنوری مالی سال 10ء کے دوران فاری شعبے میں قرض گہروں کی تعداد میں کمی کے باوجود قرضوں کی نمو میں 2.1 فیصدی درجے بہتری آئی ہے جس کا سبب معاش اور بالائے معاش فاری گروپ میں بلند نمو ہے۔ دوسری جانب غیر فاری شعبے میں قرض گہروں کی تعداد 7.0 فیصدی درجے بڑھ گئی تاہم جولائی تا جنوری م 10ء کے دوران قرضوں کی تقسیم سست روی کا شکار رہی کیونکہ بڑے قرض گہروں کو دیے جانے والے

شکل 2.5: زرعی قرضوں کی تقسیم میں حصہ



قرضوں میں کمی آئی جو ماضی میں غیر فاری شعبے کے مجموعی قرضوں میں تقریباً 80 فیصد حاصل کرتے تھے۔

جولائی تا جنوری مالی سال 10ء کے دوران فاری شعبے کے برخلاف غیر فاری شعبے کو قرضوں کی تقسیم کی نمو کم ہوگئی (دیکھئے جدول 2.5)۔ گلہ بانی اور مرغیانی کے شعبوں میں کم قرضے باعث تشویش ہیں کیونکہ ڈیری اور پولٹری مصنوعات کی مقامی فراہمی میں بہتری کے لیے ان دونوں شعبوں میں بھاری سرمایہ کاری اور ساتھ ہی پڑوسی ممالک میں برآمدات کو بھی بڑھانے کی ضرورت ہے۔

جدول 2.5: قرض گروں کی تعداد اور قرضوں کی تقسیم (جولائی تا جنوری)				
قرض گروں کی تعداد				
شعبے	م 07ء*	م 08ء	م 09ء	م 10ء
فارمی	452352	595237	850268	567338
غیر فارمی	33652	38006	47713	63187
نمو (فیصد)				
فارمی		31.6	42.8	-33.3
غیر فارمی		12.9	25.5	32.4
رقم (ملین روپے)				
فارمی	66332	77169	80706	86082
غیر فارمی	23946	27586	36072	38087
نمو (فیصد)				
فارمی		16.3	4.6	6.7
غیر فارمی		15.2	30.8	5.6

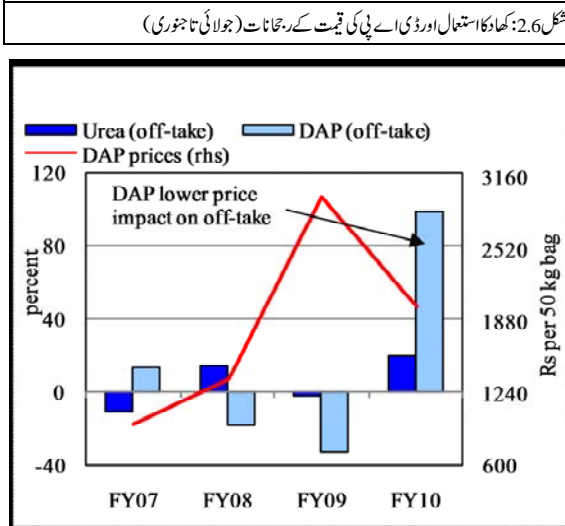
\*: مالی سال 07ء کے لیے اعداد و شمار جولائی تا دسمبر تک

### کھاد کا استعمال

آب پاشی کے لیے پانی کی کمی اور کم سرمائی بارشوں کے باوجود جولائی تا جنوری مالی سال 10ء کے دوران کھاد کے استعمال میں 32.6 فیصد کی مضبوط نمو ریکارڈ کی گئی جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران اس میں 9.2 فیصد کمی ہوئی تھی۔ نمو کی وجوہات یہ ہیں: (1) ڈی اے پی کے کم نرخ اور پوریا کی مستحکم قیمت، (2) زیادہ تر زرعی پیداوار کی اچھی قیمت اور (3) کاشتکاروں کی یافت میں بہتری کی کوششیں (پیداوار پر ملنے والی اچھی قیمتوں کے باعث) جس سے پانی کی قلت کا اثر زائل ہو گیا۔

جولائی تا جنوری مالی سال 10ء میں ڈی اے پی کے استعمال میں 98.5 فیصد کا نمایاں اضافہ دیکھا گیا جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران اس میں 33.0 فیصد کمی واقع ہوئی تھی (دیکھئے شکل 2.6)۔ گودام میں رکھی ہوئی ڈی اے پی اور بروقت درآمد ہونے کے ساتھ ساتھ کم قیمت میں ہونے کی وجہ سے 1.3 ملین کی ریکارڈ ڈی اے پی استعمال کی گئی۔ اس کے نتیجے میں جولائی تا جنوری مالی سال 10ء کے دوران ڈی اے پی کھاد کا استعمال گذشتہ سال کے مقابلے میں 8.1 فیصدی درجے بڑھ گیا۔ عام طور پر کاشتکار ڈی اے پی کا بڑا حصہ مالی سال کی دوسری سہ ماہی میں خریدتے ہیں تاہم مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی میں اس کی قیمت کم ہونے کی وجہ سے کاشتکاروں نے بڑا (51.0 فیصد) حصہ خرید لیا جبکہ گذشتہ

سال کے اسی عرصے کے دوران 21.0 فیصد خریدی گئی

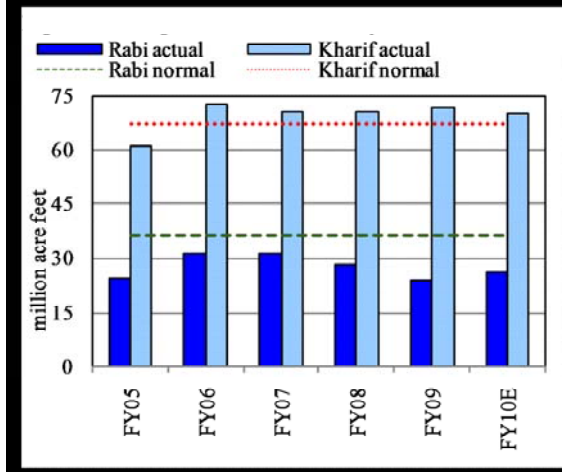


تھی۔ اسی طرح جولائی تا جنوری مالی سال 10ء کے دوران پوریا 19.8 فیصد استعمال کی گئی جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران اس میں 2.4 فیصد کمی ہوئی تھی۔ مالی سال 10ء میں ڈی اے پی کے زیادہ استعمال کے ساتھ پوریا میں نمایاں اضافے سے غذائی اجزاء کا بہتر توازن حاصل ہوگا جس سے گندم کی یافت پر اثر پڑے گا اور پانی کی قلت کا اثر کسی حد تک کم ہوگا۔

### آب پاشی

نہری پانی کا ابتدائی تخمینہ یہ لگایا گیا تھا کہ اس میں مالی

شکل 2.7: آب پاشی کے لیے پانی کی دستیابی

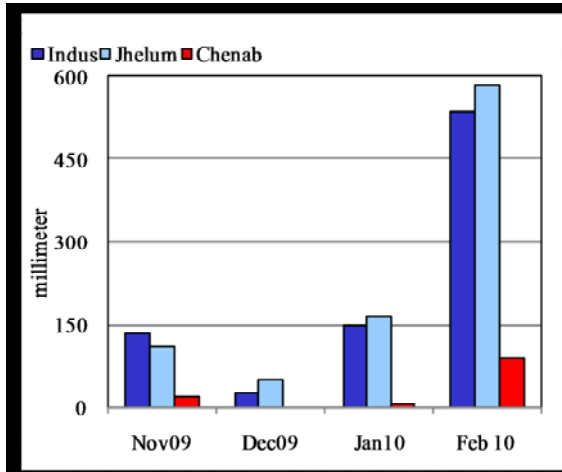


سال 10ء ربيع میں 7.7 فیصد اضافہ ہوگا جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت کے دوران اس میں 13.7 فیصد کمی ہوئی تھی (دیکھئے شکل 2.7)۔ لیکن چار اہم دریاؤں میں پانی کے کم بہاؤ کے باعث مالی سال 10ء ربيع کے لیے پانی کی دستیابی میں نمایاں کمی ہوئی۔ 30 جنوری 2010ء کو پانی کے مجموعی ذخائر کی دستیابی گھٹ کر 1.4 ملین ایکڑ فٹ ہوگئی جبکہ پچھلے سال 2.6 ملین ایکڑ فٹ تھی۔ پانی کے ناقص انتظام کی وجہ سے فارم گیٹ پر اس کی دستیابی مزید کم ہوگئی جس سے گندم کا زیر کاشت رقبہ متاثر ہوا اور پُرکشش سرکاری قیمت کے اعلان اور کھاد کے کمتر نرخ کے باوجود 1.9 فیصد گھٹ گیا۔

موسم سرما کی بارشیں کم ہونے سے بھی کاشتکاروں کی بارانی علاقوں میں گندم کاشت کرنے کی حوصلہ شکنی ہوئی ہے۔ تاہم رواں سال فروری میں بارشوں نے سہارا دیا جس کی سخت ضرورت تھی کیونکہ بارشوں سے نہ صرف آبی ذخائر میں پانی آیا بلکہ اس سے بارانی علاقوں میں پانی کی دستیابی بھی بہتر ہوئی (دیکھئے شکل 2.8)۔

ماحولیاتی تبدیلیوں اور بھارت کی جانب سے نئے ڈیموں کی تعمیر سے آنے والے برسوں میں پانی کی قلت زیادہ مرتبہ اور زیادہ شدید ہونے کا امکان ہے۔ اس صورتحال میں پانی کی دستیابی میں بہتری کے لیے موثر انتظام اور نئے آبی ذخائر ترجیحی بنیادوں پر بنانے کی ضرورت ہے۔

شکل 2.8: آبی ذخائر کے علاقوں میں بارشوں کی صورتحال



## 2.2 بڑے پیمانے کی ایشیا سازی

مقامی طلب بڑھنے سے مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی میں بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کے ذیلی شعبے میں تیزی کا رجحان جاری رہا۔ پائیدار صارفی ایشیا کی پیداوار کا بحالی میں زیادہ حصہ ہے کیونکہ گاڑیوں اور منسلک صنعتوں میں سہ ماہی بہ سہ ماہی قیمتیں بڑھنے کے باوجود ان کی پیداوار میں تیزی سے اضافہ ہوا (دیکھئے جدول 2.6)۔ مزید برآں مقامی تعمیراتی سرگرمیاں بحال ہونے سے سیمنٹ اور اسٹیل کی طلب تیزی سے بڑھی۔ سیمنٹ کے شعبے میں عالمی طلب بڑھنے کا بھی فائدہ ہوا اور شمالی افریقی ممالک کو

جدول 2.6: منتخب صنعتوں کی کارکردگی				
فیصد نمو				
مالی سال 10ء		مالی سال 09ء		
دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	
3.8	-1.0	-3.7	-5.9	مجموعی پورے پیمانے کی ایشیا سازی
وسائل پر مبنی				
10.3 <sup>1</sup>	24.6	-3.8 <sup>1</sup>	32.7	کیاس جینٹک (پی ای جی اے)
1.6 <sup>1</sup>	1.1	1.5 <sup>1</sup>	0.6	سونی دھاکر (ٹی ای او)
-0.4	-0.2	0.3	-0.9	سونی کپڑے (ایف بی ایس)
-10.3	دستیاب نہیں	-6.6	دستیاب نہیں	شکر
2.6	2.2	-12.6	-9.4	خوردنی تیل و گھی
صارفنی پائیدار ایشیا				
36.2	11.2	-40.9	-43.7	صارفنی گاڑیاں (کار / موٹر سائیکل)
10.4	-9.6	-11.5	-15.6	صارفنی الیکٹرانکس ایشیا
28.6	24.5	-4.9	-2.3	رہز
قیمت پر مبنی				
17.6	15.1	4.4	0.4	ہینٹ
14.2	-24.0	-52.5	-35.8	اسٹیل (صرف سائمن اور کوئل)
5.2	-13.2	8.7	27.8	پینٹ
دیگر عالمی ایشیا				
2.6	-18.4	-2.0	15.6	کمرشل گاڑیاں
-0.26 <sup>1</sup>	-11.0	-10.3 <sup>1</sup>	-5.4	پٹرولیم مصنوعات
1.0	2.4	40.1	8.0	کھاد
1 اکتوبر تا جنوری				
تفصیلات کے لیے دیکھئے وفاقی محکمہ شماریات کے اعداد و شمار <a href="http://www.stspak.com">www.stspak.com</a>				

برآمدات میں خاصا اضافہ ہوا۔ وسائل پر مبنی صنعتوں کی کیفیت ملٹی جلی رہی۔ کپاس کی اچھی فصل اور ساتھ ہی عالمی قلت سے ٹیکسٹائل شعبے (پست قدر اضافی) کو فائدہ پہنچا جبکہ شکر کی مقامی صنعت گنے کی کم پیداوار اور گڑ کی تیاری میں گنے کے زیادہ استعمال کے باعث متاثر ہوئی۔

جولائی تا جنوری م س 10ء میں صارفنی گاڑیوں کے شعبے میں زیادہ بحالی دیکھی گئی۔ یہ بحالی بینکوں کی جانب سے صارفنی مالکاری کی عدم دستیابی کے باوجود ہوئی تھی اس لیے زیادہ تر لین دین نقد بنیادوں پر کی گئی۔ یہ سب دیہی آمدنی میں (موٹر سائیکلوں کے حوالے سے) بہتری نیز مناسب قیمتوں کی وجہ سے ممکن ہوا کیونکہ 10-2009ء کے بجٹ میں (گذشتہ سال نافذ کردہ) 5 فیصد وفاقی ایکسائز ڈیوٹی کو ختم کر دیا گیا اور فرموں میں فروخت بڑھانے کے لیے بھی نرخوں میں رد و بدل کی گئی۔ درآمدی گاڑیاں کم دستیاب ہونے کی وجہ سے مقامی گاڑیوں کی طلب میں مزید اضافہ ہوا کیونکہ 2009ء کے بجٹ میں مکمل ساختہ یونٹوں کی درآمد پر ریگولیٹری ڈیوٹی 60 فیصدی درجے

بڑھادی گئی تھی۔ رسد کے لحاظ سے م س 09ء میں 1000 سی سی سے زائد کی دو کاروں کی پیداوار ختم کر دی گئی جو پچھلے سال اس زمرے کی پیداوار میں کمی کی ایک اہم وجہ ہے۔ م س 10ء میں متعارف کروائے گئے نئے ماڈلز کو زیادہ پسند کیا گیا۔

اکتوبر تا جنوری مالی سال 10ء کے دوران ہونے والی نمود و خصوصیات کی بنا پر عجیب ہے: (1) سہ ماہی بہ سہ ماہی قیمتوں میں اضافے کے باوجود اس عرصے میں صارفنی گاڑیوں کی طلب بدستور مضبوط رہی<sup>4</sup>، اور (2) کمرشل گاڑیوں کے زمرے میں زیادہ بحالی دیکھی گئی (کیونکہ مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی میں صارفنی گاڑیوں کی پیداوار اور فروخت پہلے ہی بڑھی ہوئی تھی)۔ حکومت پنجاب کی طرف سے اور بینکوں کی جانب سے ٹریڈر مالکاری میں اضافے سے ٹریڈروں کی فروخت شدید زرعی اخراجات کی عکاسی کرتی ہے۔ دوسری جانب دبہرتا جنوری مالی سال 10ء

<sup>4</sup> یہ بات اہم ہے کہ اگرچہ پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے تاہم یہ اب بھی مالی سال 09ء کی دوسری ششماہی کے مقابلے میں کم ہیں۔

جدول 2.7: بجلی ششماہی میں دھاگے کی دستیابی (جولائی تا جنوری) (000 ٹن)			
مقامی منڈی کے لیے دستیاب	برآمدات	پیداوار	
1,319	334.5	1,654	مالی سال 08ء
1,381	291.1	1,672	مالی سال 09ء
1,271	424.4	1,695	مالی سال 10ء

ماخذ: ٹیکسٹائل کھتر آرگنائزیشن

میں ہلکی کمرشل گاڑیوں اور ٹرکوں کی فروخت کی نمو تجارتی حجم میں نمو سے یکساں ہے۔ مزید برآں مختلف پیٹرو لیم مصنوعات کی زیادہ منتقلی نے بھاری گاڑیوں کے استعمال کو بڑھا دیا ہے۔

ٹیکسٹائل صنعت میں نمو کی اہم وجوہات یہ ہیں: (1) کپاس کی اچھی فصل، (2) امریکہ اور چین میں کپاس

کی کمزور فصل کی وجہ سے عالمی سطح پر کپاس اور دھاگے کی کمی کے باعث برآمدات کے مواقع اور (3) جدید معیشتوں میں ٹیکسٹائل سے متعلق فروخت میں بحالی۔ اگر ملک میں خام مال کی قلت نہ ہوتی تو بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ٹیکسٹائل صنعت میں نمو بلند ہو سکتی تھی۔ دوسرے ملکوں میں خراب فصل اور جدید معیشتوں میں طلب بحال ہونے سے کپاس کی عالمی قیمتوں پر دباؤ بڑھا۔ ملکی فصل اچھی ہونے کے باعث مقامی جرز اور اسپنرز علاقائی قیمتوں میں کمی کی پیشکش کرنے کے قابل ہو گئے اور انہیں بڑی تعداد میں برآمدی آرڈرز ملنے خاص طور پر چین سے۔ اس کے نتیجے میں سوتی دھاگے کی برآمدات میں اضافے سے بلند اضافی قدر شعبے کے لیے فراہمی میں مشکل ہوئی (دیکھئے جدول 2.7)۔ کم سے کم جزوی طور پر اس کے نتیجے میں جولائی تا جنوری مالی سال 10ء میں زیادہ تر مقامی کپڑے کی پیداوار اور دیگر اضافی قدر اشیا کی برآمدات میں کمی واقع ہوئی۔ تاہم یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ دھاگے کی نسبتاً بلند قیمتوں کے باوجود چین قدر اضافی کی حامل اشیا کو جدید معیشتوں میں برآمد کرنے کے قابل ہوا۔ چین کی جانب سے ترقی یافتہ ممالک کو برآمدات میں اضافے کا سبب مقامی ٹیکسٹائل کی داخلی ساختی کمزوریوں کے علاوہ یہ تھا کہ حکومت نے سہولتوں کے ساتھ برآمدی ٹیکسٹائل کا اعلان کیا۔ پاکستان میں صورتحال اس کے برعکس تھی۔ پاکستان میں اضافی قدر کی حامل اشیا کے شعبے پر برآمدی مالیاتی اسکیم کی شرح میں 100 پیسے پوائنٹس اور توانائی کے نرخوں میں اضافے کا دباؤ تھا اور وہ بھی اُس وقت جب حریفوں کو منجمد برآمدی طلب سے نمٹنے کے لیے ٹیکسٹائل کے فراخ دلانہ پیکیجز دیے جا رہے تھے۔<sup>5</sup> بجلی کی کم دستیابی بھی قدر اضافی کے حامل ٹیکسٹائل کے شعبے کے لیے بڑی رکاوٹ تھی۔

شعبہ ٹیکسٹائل کے بالکل برخلاف شکر کی صنعت کو مسلسل دوسرے سال خام مال کی شدید قلت کا سامنا رہا۔ یہ قلت انتظامی مسائل کے باعث پیدا ہوئی کیونکہ گنے کے کاشتکاروں کو بروقت ادائیگی کا کوئی مؤثر نظام نہیں ہے۔ م 08ء میں گنے کی شاندار فصل والے سال میں چینی کی ملوں کے مالکان کی تاخیر سے ادائیگی کاشتکاروں کی مایوسی کا باعث بنی کیونکہ وہ مستقبل میں سیالیت کے بارے میں شدید بے یقینی کاشتکار ہو گئے۔ اس کے نتیجے میں نہ صرف کاشتکار دوسری فصلوں کی جانب راغب ہوئے بلکہ وہ اپنی پیداوار کی فروخت کے لیے دوسری منڈیوں کو تلاش کرتے رہے۔ منڈی کی اچھی میکانیت کے باعث گنے کے کاشتکاروں کے لیے گڑ کی تیاری زیادہ پرکشش بنتی جا رہی ہے۔ نتیجتاً چینی کی پیداوار میں کمی سے نہ صرف ملک میں چینی کی درآمدات بڑھیں بلکہ چینی پر انحصار کرنے والی دوسری صنعتیں بھی اس سے متاثر ہوئیں جیسے ادویات اور مشروبات۔

<sup>5</sup> آئی ایم ایف کے ساتھ ایشیائی آرٹیکل کے تحت اسٹیٹ بینک کو اپنی نو ماکاری آئیکسٹائل کو مربوط بنانا ہے اور اس سلسلے میں ابتدائی قدم یہ اٹھایا گیا ہے کہ برآمدی ماکاری اسکیم اور طویل مدتی ماکاری سہولت اسکیم دونوں کی شرح سود میں اضافہ کیا گیا۔

جولائی تا دسمبر مالی سال 10ء میں ہونے والی نمکود دیکھتے ہوئے رواں مالی سال کے باقی مہینے توانائی کے عدم توازن کے باعث اس نمکود برقرار رکھنا کافی مشکل ہوگا۔ مثال کے طور پر جولائی تا نومبر مالی سال 10ء کے دوران گیس کی تلاش میں 0.5 فیصد اضافہ ایندھن کی فوری بحالی کے لیے ناکافی ہوگا۔ یہ بات اہم ہے کہ صنعتوں میں استعمال ہونے والی کل توانائی کا 50 فیصد سے زائد حصہ گیس کا ہے۔ اسی طرح حالیہ برسوں میں بجلی کے شعبے میں تھوڑی سرمایہ کاری سے بجلی کی پیداوار میں معمولی اضافہ ہوا ہے جو اکثر پانی کی کمی یا گیس اور فرنس آئل کی کم فراہمی کے باعث بدستور ناکافی رہا ہے۔ مثلاً مالی سال 10ء میں موسم سرما کی بارشیں کم ہوئیں جس سے جنوری 2010ء میں پانی سے بجلی کی پیداوار میں تیزی سے کمی واقع ہوئی۔ اسی طرح مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی میں بجلی کے شعبے کو فراہم کی جانے والی گیس میں بھی کمی آئی اس لیے تھرمل پیداوار کے لیے فرنس آئل کا استعمال بڑھ گیا۔<sup>6</sup>

مقامی ایشیا سازوں کو توانائی کی کمی کے علاوہ لاگت میں مسلسل اضافے کے بھی چیلنج کا سامنا ہے کیونکہ جنوری 2010ء سے توانائی کی تقریباً تمام ایشیا بشمول بجلی اور گیس کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی سے ایشیا کی عالمی قیمتوں میں اضافے سے پیداواری لاگت پر پہلے ہی دباؤ پڑ چکا ہے۔ مزید برآں جنوری 2010ء سے غذائی گرانی میں تیزی سے اضافے کی وجہ سے صارفین کی قوت خرید کمزور ہو گئی ہے۔ اس صورتحال میں اگر ایشیا سازوں نے لاگت میں اضافے کا بوجھ خردہ قیمتیں بڑھا کر صارفین پر ڈالا تو ایشیا سازی کی ایشیا کے لیے طلب میں کمی آسکتی ہے۔ اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے کئی کمپنیاں لاگت کے دباؤ سے بچنے کے اقدامات کر رہی ہیں۔

مثال کے طور پر گاڑیاں اور الیکٹرانکس ایشیا بنانے والے درآمدی قیمتوں میں تغیر پذیری اور شرح مبادلہ کے منفی اتار چڑھاؤ سے بچنے کے لیے پیداواری عمل کو زیادہ سے زیادہ دیہی بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ بہت ضروری تھا کیونکہ کچھ سہ ماہی میں خام مال کی قیمتیں بڑھنے اور روپے کی قدر میں کمی کے اثرات گاڑیوں اور الیکٹرانکس کی مقامی قیمتوں پر پڑنا شروع ہو گئے۔ گاڑیوں کی فروخت اب تک بہت مضبوط ہے لیکن بیٹیکوں کی جانب سے مالکاری کی سہولت دستیاب نہ ہونے سے یہ ممکن ہے کہ ان کی طلب قیمتوں کے مقابلے میں حساس ہو جائے گی۔ سمعی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ حالیہ مہینوں میں استعمال شدہ گاڑیوں کی فروخت میں اضافہ ہوا ہے۔

اسی طرح کچھ سینٹ کی کمپنیاں پیداوار کے لیے توانائی کے مقامی اور سستے وسائل کی تلاش میں ہیں۔ مثال کے طور پر دوسرے فہرست کمپنیوں میں سے ایک نے تھرکول فیلڈ سے کوئلے کی مقامی فراہمی کا معاہدہ کیا ہے جبکہ دوسری کمپنی نے میونسپل سولڈ ویسٹ کوری فیوز ڈیوڈ راینیو فیول (آر ڈی ایف) کے طور پر کوئلے کے متبادل استعمال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سے نہ صرف بڑھتی ہوئی پیداواری لاگت میں کمی ہوگی بلکہ عالمی قیمتوں کے اتار چڑھاؤ سے خام مال کی لاگت کی تغیر پذیری میں بھی کمی آئے گی۔ اس کے علاوہ آئندہ مہینوں میں مقامی سینٹ کی صنعت کے لیے ایک اور مثبت تبدیلی بھی آنے کا امکان ہے۔ عالمی اور مقامی منڈی میں دھات کی قیمتیں بدستور پائیدار (اگر کم نہ ہوں) رہنے کی توقع ہے کیونکہ چین غیر منقولہ املاک کو بڑھانے میں کافی محتاط ہوا ہے اور بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ تر ممکنہ سخت اقدامات تعمیراتی صنعت میں ہی کیے جائیں گے۔ برآمدات کے تناظر میں دیکھیں تو یہ ہموار ہے کیونکہ افریقی اور مشرق وسطیٰ کے کچھ ممالک میں جو مقامی سینٹ کے لیے بڑی برآمدی منڈیاں

<sup>6</sup> بدقسمتی سے گزشتہ ترمیموں کے مسائل کی وجہ سے مقامی ریٹائرمنٹ بجلی پیدا کرنے والی کمپنیوں کو فرنس آئل کی مطلوبہ مقدار فراہم نہیں کر سکیں جس کے نتیجے میں فرنس آئل کی فراہمی کے لیے درآمدی دباؤ خاصا بڑھ گیا۔

ہیں، آئندہ مہینوں میں انفراسٹرکچر پر اخراجات میں اضافہ متوقع ہے۔

سال کے آخر تک دو نئے پلانٹس آنے سے مالی سال 10ء کے باقی مہینوں میں کھاد کی پیداوار مضبوط رہنے کا امکان ہے۔ ان میں سے ایک پلانٹ کو جنوری 2010ء کے اختتام سے تجارتی پیداوار کا آغاز کر دینا تھا لیکن تکنیکی مسائل اور گیس کی قلت کے باعث وقت پر شروع نہیں ہو سکا۔ اس کے باوجود تکنیکی مسائل کو حل کر لیا گیا ہے اور امید ہے کہ مارچ 2010ء کے اوائل سے یہ پلانٹ کام کا آغاز کر دے گا۔ اس کے علاوہ موسم سرما ختم ہونے کے بعد گیس کے دباؤ میں بھی بہتری آجائے گی۔

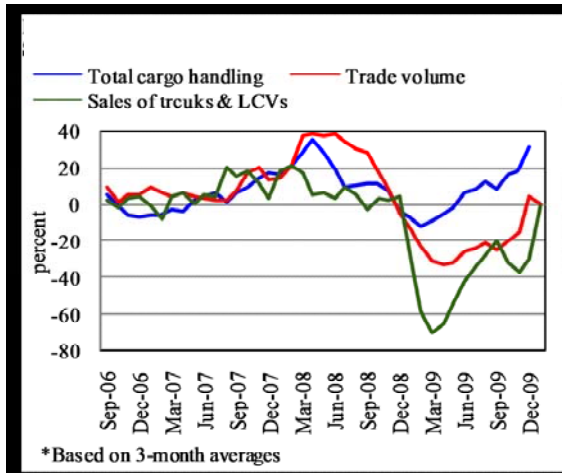
### 2.3 شعبہ خدمات

ایشیا سازی کے ذیلی شعبے میں نمو سے مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی سے تجارتی حجم دوبارہ بحال ہوا ہے۔ زرعی شعبے میں معمولی نمو ہوئی ہے اور بظاہر لگتا ہے کہ شعبہ خدمات 3.9 فیصد کے سالانہ ہدف کو پورا کر لے گا۔ خاص طور پر پیداواری اجناس کے شعبے اور درآمدات بڑھنے سے تھوک و خردہ تجارتی سرگرمیوں کو فائدہ پہنچنے کا امکان ہے (دیکھئے جدول 2.8)۔

اجناس کی ملکی اور عالمی تجارت شعبہ ٹرانسپورٹ کے لیے بھی کافی مفید ثابت ہوئی ہے۔ ٹرانسپورٹ کے ذیلی گروپ کے اندر مسافروں اور مال برداری دونوں کا بوجھ زیادہ تر روڈ ٹرانسپورٹ (جس کے ٹرانسپورٹ کے اضافہ قدر میں 89.4 اوسط فیصد حصہ ہے) میں منتقل ہو گیا ہے جو نومبر 2009ء سے کمرشل گاڑیوں کی فروخت میں اضافے سے واضح ہے۔ مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی سے تجارتی حجم بڑھنے سے سامان کی آمدورفت میں بھی اضافہ ہوا ہے (دیکھئے شکل 2.9)۔ تاہم ہوائی ٹرانسپورٹ میں کوئی خاص بہتری نہیں آئی ہے کیونکہ پاکستان کی بین الاقوامی ائرز لائن کی آمدنی تیل کی قیمتوں کے بڑھنے کے باعث متاثر ہو سکتی ہے۔ خصوصاً پہلی سہ ماہی کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ خالص نقصان میں

تیزی سے کمی آئی ہے۔ مالی سال 09ء کی پہلی سہ ماہی میں 20.4 ارب روپے سے کم ہو کر مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی میں 15.4 ارب روپے ہو گیا۔ تاہم یہ بہتر صورتحال گذشتہ مالی سال کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں تیل کی قیمتوں میں کمی کے باعث ہے۔ اس سے قطع نظر کمپنی کے آمدنی میں معمولی کمی آئی ہے، انتظامی اخراجات میں اضافہ ہوا ہے اور مالی لاگت بدستور بلند ہے۔ اس لیے مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی سے تیل کی قیمتیں بڑھنے سے رواں مالی سال کے باقی مہینوں میں کمپنی کی آمدنی کم ہونے کی توقع ہے۔

شکل 2.9: تجارتی توسیع کا سامان کی آمدورفت اور ٹرکوں/ایل سی وی کی فروخت پر اثر (سال بسال نمو\*)



\*Based on 3-month averages

نجی شعبے میں طلبی قرضوں کی واپسی سے مالیات و بیمہ کے

مالی سال 2010ء کی دوسری سہ ماہی رپورٹ

جدول 2.8: پہلی ششماہی میں شعبہ خدمات کے اظہاریوں کی کارکردگی				
فیصد سال بسال نمو، جب تک بتائی نہ جائے				
مالی سال 2010ء		مالی سال 2009ء		
دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	
<b>تھوک و خردہ تجارت (33.6)</b>				
-15.3	-16.0	2.6	11.3	تھوک اور کمیشن تجارت کا قرضہ
5.0	1.8	32.5	45.4	خردہ تجارت کا قرضہ
-53.4	-53.8	0.4	-11.2	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں تجارت
3.8	-1.0	-3.7	-5.9	ایشیا سازی میں نمو
1.3	-29.8	-6.7	34.2	درآمدی نمو
<b>ٹرانسپورٹ (16.0)</b>				
32.5	8.7	-3.0	12.1	بندرگاہوں پر کارگو ہینڈلنگ
37.2	-1.4	-24.9	-10.6	کمرشل گاڑیوں کی پیداوار
1.6	-5.8	31.2	39.2	ٹرانسپورٹ و مواصلات کے اثاریہ زرخ
..	-73.7	..	547.8	پنی آئی اے منافع / نقصان بعد از ٹیکس (ارب روپے) ستمبر
<b>مواصلات (2.9)</b>				
-23.4	-60.0	-60.9	-29.3	ٹیلی مواصلات درآمدات
277.7	138.6	-45.7	-28.1	مواصلاتی خدمات کی درآمدات
<b>مالیات و بیمہ (10.6)</b>				
65.0	70.0	16.0	28.0	حکومت کو اسٹیٹ بینک کے منافع کی منتقلی (ارب روپے)
..	41.9	59.9	53.8	کمرشل بینکوں کا منافع (سال بسال) ستمبر (ارب روپے)
85.8	81.4	78.2	86.9	12 فیصد یا اس سے زائد پرقرضوں کا فیصد۔ بشمول
55.0	55.2	54.9	57.1	8 فیصد یا اس سے زائد پرقرگی گئی امانتوں کا فیصد۔ بشمول
7.3	8.0	7.4	6.8	شرح سود کا تفاوت۔ اضافی
12.2	12.4	9.1	8.4	خام غیر ادا شدہ قرضوں اور قرضوں کا تناسب
<b>سرکاری خدمات (11.5)</b>				
121.6	176.7	93.6	27.8	حکومتی قرض گیری
نوٹ: ٹیکس میں درج اعداد و شمار خدمات اضافہ قدر میں 5 سالہ اوسط فیصد حصے کو ظاہر کر رہے ہیں۔				

ذیلی شعبے میں بحالی کا امکان ہے۔ مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے لیے کچھ بینکوں کی ابتدائی مالی رپورٹ سے آمدنی میں بہتری کی عکاسی ہوتی ہے جس کا سبب حجم میں توسیع کے ساتھ زیادہ منافع ہے۔ تاہم آمدنی میں نمو کا کچھ حصہ بلند نموین کے باعث زائل ہو جائے گا۔ مزید برآں مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی میں اسٹیٹ بینک کے منافع کی حکومتی کھاتے کو منتقلی میں اضافہ ہوا ہے جو مالی شعبے کی مثبت آمدنی کی نشاندہی کرتا ہے۔

پنی ٹی سی ایل اور سیلولر کمپنیوں کی آمدنی میں اضافے سے ٹیلی کام کی آمدنی میں بھی اضافے کا امکان ہے۔ پنی ٹی سی ایل کی آمدنی میں بعد از ٹیکس ایک فیصد منافع ہوا ہے جبکہ گذشتہ سال اس میں خالص کمی واقع ہوئی تھی۔ سیلولر کمپنیوں کو ملنے والے فوائد کے اسباب یہ ہیں: (الف) مالی سال

10ء کی پہلی سہ ماہی میں موبائل فون صارفین کی تعداد میں 3.4 فیصد اضافہ جس کے نتیجے میں کمپنیوں کی آمدنی میں اضافہ ہوا اور (ب) ٹیلی کام برآمدی خدمات میں نمو۔